تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ
جلد نمبر: 8
شمارہ: 05

انٹرنیٹ گزٹ
مئی 2018ء

المنار

زیرنگرانی: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن-یو.کے

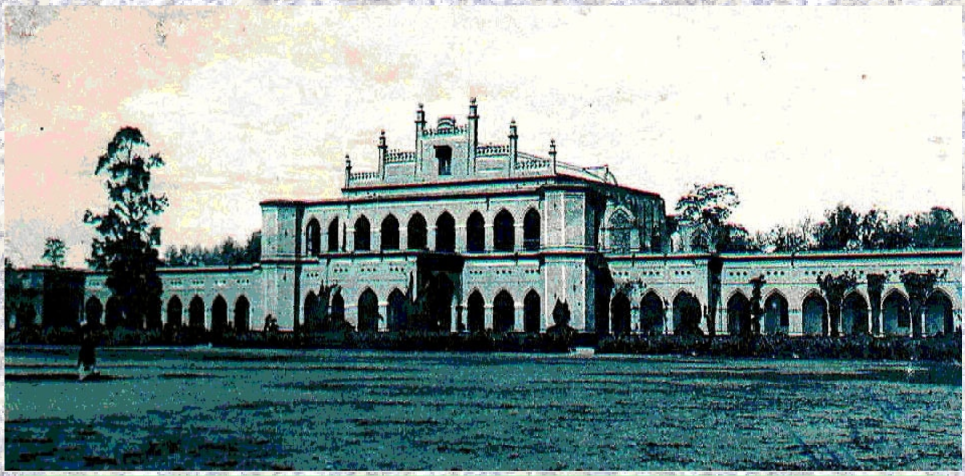

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - U.K
181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.
Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987
ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ (النور:۵۶)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافه

ترجمہ: کبھی نبوت قائم نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت آتی ہے۔ (کنز العمال: حدیث نمبر 32246)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو، اس واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر لفظ خلیفہ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا کہ دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن صفحہ 353)

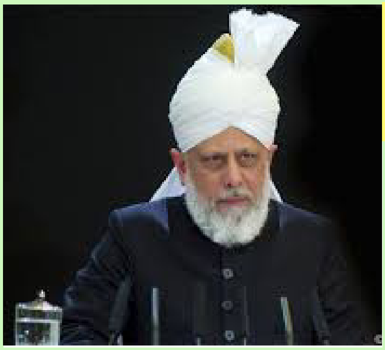

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے جو اس کے ساتھ منسلک رہے گا وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔ (از اختتامی خطاب جلسہ یوکے 2007)

یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لئے اگر زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں، پوری طرح اس سے وابستہ ہوجائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہوجائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمعِ نظر ہوجائے۔ (ماہنامہ خالد 2004 صفحہ 4)

رویا کریں گے اہل گلستاں مرے لئے

(محترم محمد عثمان چینی صاحب مرحوم ومغفور کی یاد میں)

(از: محترم عرفان احمد خان صاحب ۔نائب صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی)

یورپ کی پرسکون زندگی اپنی جگہ لیکن میرا لڑکپن بھی ایک ایسے منفرد شہر میں گزرا جہاں۔

زندہ ہیں جس میں پیار کی یادوں کے سلسلے

اس شہر میں کوئی بھی ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہ تھا۔پوری آبادی ایک دوسرے کو نام سے جانتی اور پکارتی تھی۔سکون و محبت کا وہ آبائی مسکن تھا۔نئے آنے والے کو وہ شہر اپنے میں اس طرح سمو لیتا جس طرح لہر دریا کی روانی کا حصہ بن جاتی ہے۔آج وہ ایک بڑا شہر ہے لیکن میرے بچپن میں وہ ایک بڑا قصبہ تھا۔جس کے درمیان سے گزرنے والی ریل کی پٹڑی نے شہر کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔مجھے پرائمری سکول جانے کے لئے روزانہ ریل کی یہ پٹڑی عبور کرنا پڑتی۔ہمجولیوں کے ساتھ سکول سے واپس لوٹتے تو راستہ میں ایک مکان کے باہر ایک بزرگ نیک محمد غزنوی کرسی پر براجمان ہوتے۔جن کو جا کر سلام کرنا ہمارا روز کا معمول اور ان کا معمول دعا دینے کے بعد چلتے وقت مٹی نہ اڑانے کی نصیحت کرنا تھا۔اس سے چند قدم آگے ایک دینی درس گاہ کا ہوسٹل تھا جس کو عرف عام میں کچا جامعہ کہا جاتا۔ کمروں کی کھڑکیاں اتنی نیچی کہ بچے کھڑکی میں لگی سلاخوں کے ساتھ کھڑے ہوجاتے اور یوں اہل مکیں کے ساتھ بے تکلف گفتگو کا آغاز ہوجاتا۔اس ہوسٹل کے مکینوں میں بعض بیرونی ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ان میں عمری عبیدی،عبدالوہاب بن آدم، رضوان عبداللہ افریقہ سے،ابوبکر اور محی الدین انڈونیشیا،احمد شمشیر سوکیہ ماریشس،جرمنی سے خالد ڈٹلف اور ایک نوعمر چینی نوجوان محمد عثمان بھی تھا جو بعد کی زندگی میں چینی صاحب کے نام سے مشہور ہوا۔یہ روحانی قوسِ قزح بچوں کے لئے دلچسپی کا سبب تھی۔ خصوصاً عثمان چینی جو بیڈمنٹن کی شٹل کاک کے ساتھ دونوں پاؤں کی ایڑیوں

کو حرکت دے کر کرتب دکھایا کرتے۔

اس روحانی قوس قزاح کا ایک رنگ رضوان عبداللہ دریائے چناب میں تیراکی کے دوران شہادت کے درجہ کو جا پہنچا۔چار دیواری کے مغربی پہلو میں موجود اس قبر کے پاس سے گزروں تو بصد احترام دل پکار اُٹھتا ہے۔

جن کی صداقتوں پہ کوئی شک نہ کر سکے
تم بھی کتاب دل کی انہی آیتوں میں ہو

بیرونی ممالک سے آنے والے یہ طلباء حصول علم کے بعد اپنے ملکوں کو سدھار گئے لیکن عثمان چینی نے گویا دین کی محبت میں وطن بدل لیا تھا۔1949ء میں دین سیکھنے کی خواہش لے کر پاکستان آنے والا نوجوان پھر یہیں کا ہو کر رہ گیا۔زبان،ثقافت،لباس،خوراک سب کو ہی اپنا لیا۔البتہ چہرے کی شناخت،مزاج کا دھیما پن اور گفتگو میں شائستگی ان کے چینی ہونے پر دلالت کرتی رہی۔

گزشتہ جمعہ کے روز ان کی وفات کی خبر چند منٹوں میں پوری دنیا میں گردش کر کے ایک جہان کو افسردہ کر گئی۔ان کی عاجزانہ قناعت پسند، عبادت گزار اور منکسر المزاج زندگی کے لاتعداد واقعات فلم کی صورت میں آنکھوں کے سامنے سے گزرنے لگے۔خدا نے ان کو طویل فعال زندگی عطا کی۔زمانہ طالب علمی سے زندگی کی آخری سانس تک صابر وشاکر فرشتہ سیرت وجود کا ہر دور ہم نے دیکھا اور ان کو ایک مثالی انسان پایا۔روحانیت کے جس اعلیٰ مقام پر وہ فائز تھے وہ بہت کم انسانوں کو نصیب ہوا کرتا ہے۔وہ اس گروہ کا حصہ تھے جس کو امام الزمان نے بہ اذن الٰہی اپنے گرد اس لئے جمع کیا تھا کہ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈال سکے۔

عثمان چینی صاحب اپنے امام کے حکم کے تحت 1986ء میں لندن منتقل ہو گئے۔ یہاں پر بھی آپ نے اسلامی کتب کے چینی زبان میں ترجمہ کا کام جاری رکھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ جس کا پہلا ایڈیشن 1989ء میں اور اب 2017ء میں دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ آپ کو 36 چھوٹی بڑی اسلامی کتب کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

آخری چند سال آپ دو لاٹھیوں کا سہارا لے کر چلتے لیکن ذہن آخری عمر تک پوری طرح فعال اور متحرک رہا۔ کمیونٹی کے سالانہ جلسہ پر ہزاروں لوگ آپ سے بڑی عقیدت سے ملتے۔ آپ کی حیرت انگیز پہچان آپ کا ساتھ دیتی رہی۔ لوگوں کی عثمان چینی صاحب سے عقیدت ان کا سلسلہ سے اخلاص، محبت، دلی وابستگی، کامل اطاعت اور حق خدمت کی ادئیگی کی بدولت قدردانی کے جذبہ کی وجہ سے تھی۔ لوگ جانتے تھے کہ عثمان چینی ان پاک سیرت لوگوں میں سے ہے جن کے لئے ان کے امام نے وہ نور مانگا جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ عثمان چینی ایک کامیاب زندگی گزارنے کے بعد اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ یہ دن ہر ایک پر آنا لازم ہے۔ ان کے سوگواروں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ماہ اگست 2017ء میں ان سے ان کے چاہنے والوں کی ملاقات کا منظر میرے لئے سرمایہ حیات ہے۔ لوگ ان سے مصافحہ کے لئے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی تگ ودو میں تھے۔ ویل چیئر پر بیٹھے عثمان چینی جانتے تھے کہ میں چراغ سحری ہوں۔ ان کے اندر کی کیفیت ان کے مطمئن چہرے سے یوں عیاں ہو رہی تھی کہ۔

میں ہوں وہ عندلیب کہ برسوں بہار میں
رویا کریں گے اہل گلستاں میرے لئے

میرے آنگن سے قضا لے گئی چُن چُن کے جو پھول
جو خدا کو ہوئے پیارے، میرے پیارے ہیں وہی

ہماری خوش قسمتی

(تحریر: اِبنِ آدم)

ہم کتنے خوش نصیب لوگ ہیں، کیونکہ ہم وہ آخری لوگ ہیں جنھوں نے مٹی کے بنے گھروں میں بیٹھ کر پریوں کی کہانیاں سنیں، ہم وہ آخری لوگ ہیں جنھوں نے بچپن میں محلے کی لکڑی کی بنی چھتوں پہ اپنے دوستوں کیساتھ

روایتی کھیل کھیلے، ہم وہ آخری لوگ ہیں جنھوں نے لالٹین کی روشنی میں ناول پڑھے، جنھوں نے اپنے پیاروں کیلئے اپنے احساسات کو خط میں لکھ کر بھیجا۔

ہم وہ آخری لوگ ہیں جنھوں نے بیلوں کو ہل چلاتے دیکھا، جنھوں نے کھلیانوں کی رونق دیکھی۔ ہم وہ آخری لوگ ہیں جنھوں نے مٹی کے گھڑوں کا پانی پیا۔ ہم وہ آخری لوگ ہیں جنھوں نے عید کا چاند دیکھ کر تالیاں بجائیں۔

ہمارے جیسا تو کوئی نہیں کیونکہ ہم وہ آخری لوگ ہیں جو سر پہ سرسوں کا تیل انڈیل اور آنکھوں میں سرمہ لگا کر شادیوں پہ جاتے تھے، ہم وہ لوگ ہیں جو پلاسٹک کے جوتے پہن کر گلی ڈنڈا کھیلتے تھے اور گلے میں مفلر لٹکا کے خود کو بابو سمجھتے تھے۔ ہم وہ بہترین لوگ ہیں جنھوں نے تختی لکھنے کی سیاہی گاڑھی کرنے کیلئے دوات میں چینی پھینکی۔ جنھوں نے سکول کی گھنٹی بجانے کو اعزاز سمجھا۔ ہم وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنھوں نے رشتوں کی اصل مٹھاس دیکھی۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے وہ دور بھی دیکھے اور موجودہ ترقی کا دور بھی۔

سلسلۂ انٹرویو ممبران

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

اس کالم کے تحت ادارہ اپنے قابل احترام ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے انٹرویوز شائع کر رہا ہے۔کوشش کی جائے گی کہ ہر ماہ دو یا تین ایسے انٹرویوز شائع کئے جائیں۔اُمید ہے احباب کو یہ سلسلہ پسند آئے گا اور دلچسپی کا موجب ہوگا۔تعاون کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

محترم ظہیر احمد جتوئی صاحب

سوال: تعلیم الاسلام کالج میں کب داخلہ لیا؟

جواب: تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بعد تعلیم الاسلام کالج میں 1974ء میں داخلہ لیا۔

سوال: کن کن اُساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: محترم چودھری محمد علی صاحب، محترم مبارک انصاری صاحب، محترم پرویز پروازی صاحب اور دوسرے اساتذہ کرام سے

سوال: آپ برطانیہ کب تشریف لائے تھے؟

جواب: 1985ء میں۔

سوال: خدمت دین کی توفیق ملنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔اب تک کن کن شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی ہے؟

جواب: قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مہتمم وقار عمل، صدر کرائڈن جماعت، قائد مال، قائد عمومی، نائب صدر، ناظم رہائش جلسہ سالانہ، نائب افسر جلسہ سالانہ، چیئر مین چیرٹی واک۔الحمدللہ۔محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

سوال: برطانیہ میں آپ آجکل کہاں رہائش پذیر ہیں؟

جواب: کرائڈن میں۔

سوال: ربوہ میں آپ کونسی کھیل کھیلا کرتے تھے؟

جواب: کرکٹ کھیلتے تھے۔

سوال: روزگار کے علاوہ آجکل کیا مشغلہ ہے؟

جواب: چیرٹی واک کے ذریعے سینکڑوں خیراتی اداروں کی مدد کے لیے فنڈز اکٹھے کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

سوال: زندگی کا یادگار حصہ کونسا تھا؟

جواب: ربوہ میں گزرنے والا وقت زندگی کا یادگار حصہ۔

سوال: المنار کے قارئین کے لئے کوئی مختصر پیغام..؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خدمت دین کا کوئی موقع ملے تو اسے غنیمت جانیں اور کبھی ضائع نہ کریں۔

محترم ظہیر احمد جتوئی صاحب آپکا بہت شکریہ۔

محترم عبد الخالق تعلقدار صاحب

سوال: تعلیم الاسلام کالج سے پہلے کی تعلیم کس مدرسے سے حاصل کی؟

جواب: پرائیویٹ استاد سے گھر پر ساتویں جماعت تک پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل ہوا۔

سوال: تعلیم الاسلام کالج میں کب داخلہ لیا؟

جواب: تعلیم الاسلام کالج میں 1970ء میں داخلہ لیا۔

سوال: کن کن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: مکرم سلطان محمود شاہد صاحب، مکرم حبیب اللہ خان صاحب، مکرم لطف الرحمان صاحب، مکرم چودھری حمید اللہ صاحب، مکرم اسلم شاد منگلا صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، مکرم پرویز پروازی صاحب اور بھی بہت سے مہربان اساتذہ کرام تھے۔

سوال: آپ برطانیہ کب تشریف لائے تھے؟

جواب: 23 جون 1985ء میں۔

سوال خدمت دین کی توفیق ملنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔اب تک کن کن شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی ہے؟

جواب اللہ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ میں، ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ، نائب مہتمم تجنید، مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ یو کے، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لندن، نائب سیکریٹری وصایا اور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکریٹری انصار سیکشن۔ اسکے علاوہ بھی چند شعبہ جات میں اللہ تعالی نے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔

سوال برطانیہ میں آپ آجکل کہاں رہائش پذیر ہیں؟

جواب میرا گھر ساؤتھ ہمپٹن میں ہے لیکن لندن میں بھی قیام رہتا ہے۔

سوال ربوہ میں آپ کونسی کھیل کھیلا کرتے تھے؟

جواب ساری کھیلوں میں حصہ لیتا رہا ہوں۔فٹ بال، ہاکی، باسکٹ بال، کرکٹ، میرو ڈبہ، کبڈی وغیرہ۔

سوال زندگی کا خوشگوار لمحہ یا دن کونسا تھا؟

جواب میں جب اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ ربوہ پہنچا وہیں سے خوش قسمتی کا دور شروع ہوا اور خلافت کا قرب نصیب ہوا جس کی برکتیں ہی ہماری جھولی میں ہیں۔

سوال زندگی کا مشکل ترین دور کونسا تھا؟

جواب مشکل ترین دور، جب بنگلہ دیش وجود میں آیا، تب آیا کیونکہ آمدنی وہاں کی تھا اور اخراجات یہاں۔لیکن اس مشکل کو دو محسنوں نے آسان کیا۔ ایک مالک مکان چودھری سلطان احمد صاحب اور دوسرے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ۔اللہ تعالی کے فضل اور آپکے احسانات ہی اثاثہ ہیں۔

سوال ایک عرصے کے بعد بنگلہ دیش کے جلسے میں شمولیت کیسی لگی؟

جواب ہر جگہ کے جلسہ کی اپنی ہی برکتیں ہیں۔ وہاں بھی احباب کا پیار، خلوص اور محبتیں ایسی ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ بہت اخلاص کے ساتھ سب نے خدمت کی اور خیال رکھا۔وہاں لوگ بہت سادے اور پیار کرنے والے ہیں۔

سوال زندگی کا کوئی دلچسپ یادگار واقعہ قارئین کے لئے..؟

جواب واقعات تو بہت ہیں لیکن ان میں سے ایک اس طرح ہے۔ 1967ء میں ایک مرتبہ خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے یورپ کے دورہ سے واپسی پر استقبال کیلئے کھڑا تھا کہ خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال ربوہ میرا نام پکارتے ہوئے مجھے ڈھونڈھ رہے تھے۔جب میں ان کے سامنے آیا تو انہوں نے بتایا کہ دو اطفال (محترم لئیق عابد صاحب اور خاکسار) ربوہ کی اطفال الاحمدیہ کی طرف سے حضورؒ کو گلدستہ پیش کرینگے۔ میرے لئے یہ ایک بہت بڑے اعزاز کی بات تھی۔دراصل سید قمر سلیمان صاحب کا نام بطور بہترین طفل تجویز ہوا تھا لیکن سید قمر سلیمان صاحب نے اپنی جگہ خاکسار کا نام تجویز کیا تھا۔

سوال محترم خالق صاحب! آپ نے ہمیں وقت دیا۔بہت شکریہ۔آخر پر المنار کے قارئین کے لئے کوئی مختصر پیغام..؟

جواب ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت سے چمٹے رہیں اور اپنے پیارے رب سے بھی وفا کا تقاضا یہی ہے۔

محترم عبدالخالق صاحب آپکا بہت شکریہ۔

محترم فرید محمود مبشر صاحب

سوال تعلیم الاسلام کالج سے پہلے کی تعلیم کس مدرسے سے حاصل کی؟

جواب نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔

سوال تعلیم الاسلام کالج میں کب داخلہ لیا؟

جواب 1991ء میں۔

سوال کن کن اُساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب مکرم مبارک احمد عابد صاحب، مکرم شریف خان صاحب، مکرم نیر اعجاز صاحب اور اس دور کے دوسرے اساتذہ سے۔

سوال آپ برطانیہ کب تشریف لائے تھے؟

جواب ستمبر 2013ء میں۔

سوال خدمت دین کی توفیق ملنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔اب تک کن کن شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی ہے؟

جواب الحمدللہ..! ضلع لاہور پاکستان کے قائد خدام الاحمدیہ کی عاملہ میں ترتیب وار۔ نائب ناظم وقارعمل، تعلیم اور تربیت کے طور پر اور یو کے میں اس وقت نائب زعیم انصاراللہ، منتظم عمومی اور ریجنل ناظم اشاعت مڈلینڈز کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق مل رہی ہے۔ لاہور میں قیام کے دوران خاکسار کو مئی 2010ء والے واقعہ کے بعد مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں وقارعمل کی نگرانی کی سعادت بھی ملی۔ خاکسار خود اس وقت مجلس ماڈل ٹاؤن کا خادم بھی تھا۔

سوال برطانیہ میں آپ آجکل کہاں رہائش پذیر ہیں؟

جواب الحمدللہ! برمنگھم میں رہائش رکھتا ہوں۔

سوال ربوہ میں آپ کونسی کھیل کھیلا کرتے تھے؟

جواب کرکٹ، فٹ بال اور ٹیبل ٹینس۔

سوال روزگار کے علاوہ آجکل کیا مشغلہ ہے؟

جواب جماعت کی اور فیملی کی خدمت کر رہا ہوں۔

سوال زندگی کا خوشگوار لمحہ یا دن کونسا تھا؟

جواب جب مجھے یو کے آکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور بعدازاں جب میں اپنے پہلے جلسہ سالانہ یو کے میں شامل ہوا اور ڈھیروں برکتیں سمیٹیں۔

سوال آپکا پسندیدہ شعر کونسا ہے؟

جواب اے جذبہ دل گر میں چاہوں ہر چیز مقابل آ جائے
منزل کے لئے دو گام چلوں اور سامنے منزل آ جائے

سوال زندگی کا کوئی دلچسپ یادگار واقعہ قارئین کے لئے..؟

جواب میری عمر کے دسویں سال میں میرے پانچویں جماعت کے امتحانات ہو رہے تھے۔ میری سب سے بڑی ہمشیرہ مجھ سے روزانہ حضور کی خدمت میں ایک دعائیہ خط لکھواتیں اور ہم سکول جاتے ہوئے یہ خط روزانہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پوسٹ کرتے ہوئے جاتے۔ امتحانات کے بعد بھی یہ سلسلہ کچھ وقفے سے جاری رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد میری میرے والد کے ہمراہ حضور سے ملاقات ہوئی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میرا نام پوچھا اور میرے بتانے پر فرمانے لگے، اچھا وہی فرید جو مجھے بہت خط لکھتا ہے۔ اس واقعہ نے میرے دل پر بڑا گہرا اثر کیا اور اس دن سے آج تک میں اپنے ہر معاملہ میں حضور انور سے ضرور درخواست دعا کرتا ہوں اور برکتیں سمیٹتا ہوں۔

سوال المنار کے قارئین کے لئے کوئی مختصر پیغام..؟

جواب صرف ایک ہی گزارش ہے کہ خلافت سے پختہ تعلق خود بھی قائم رکھیں اور اپنی اولادوں کی بھی ایسی ہی تربیت کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں اسلام احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا اور تمام انسانیت کے دلوں پر لہراتا ہوا دکھائے۔ آمین ثم آمین۔

محترم فرید محمود مبشر صاحب آپکا بہت شکریہ۔

محترم بشیر احمد اختر صاحب

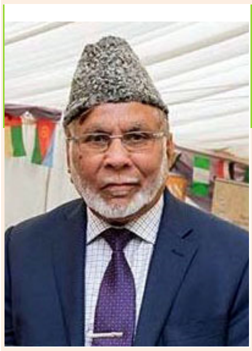

سوال تعلیم الاسلام کالج سے پہلے کی تعلیم کس مدرسے سے حاصل کی؟

جواب پرائمری تعلیم عارف والا میں مکمل کر کے 1954ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ لیا۔

سوال تعلیم الاسلام کالج میں کب داخلہ لیا؟

جواب تعلیم الاسلام کالج میں 1958ء میں داخلہ لیا۔

سوال کن کن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب، مکرم سلطان محمود شاہد صاحب۔ مکرم مبارک احمد انصاری صاحب، مکرم پروفیسر عطاء الرحمان صاحب، مکرم مسعود احمد عاطف صاحب، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور مکرم محمد ابراہیم صاحب سے تعلیم حاصل کی۔

سوال آپ برطانیہ کب تشریف لائے تھے؟

جواب جون 1992ء میں۔

سوال خدمت دین کی توفیق ملنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ اب تک کن کن شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی ہے؟

جواب اللہ کے فضل سے صدر جماعت ومبلڈن، نائب صدر انصاراللہ

یو کے، جنرل سیکریٹری یو کے اور اب ہسٹری ڈیپارٹمنٹ یو کے میں خدمت کررہا ہوں۔الحمدللہ۔

سوال برطانیہ میں آپ آجکل کہاں رہائش پذیر ہیں؟

جواب نزد بیت الفتوح۔

سوال ربوہ میں آپ کونسی کھیل کھیلا کرتے تھے؟

جواب مجھے والی بال میں دلچسپی تھی۔

سوال روزگار کے علاوہ آجکل کیا مشغلہ ہے؟

جواب میں ہسٹری ڈیپارٹمنٹ یو کے میں وقت دیتا ہوں۔

سوال زندگی کا خوشگوار لمحہ یا دن کونسا تھا؟

جواب سیدنا حضور انور نے مجھے 2010 میں سیرالیون کے جلسہ سالانہ پر مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا نیز حضور نے مجھے احمدیہ سکول بو کی گولڈن جوبلی کی تقریب کے لئے مہمان خصوصی بھی مقرر فرمایا۔

سوال زندگی کا کوئی دلچسپ یادگار واقعہ قارئین کے لئے..؟

جواب جب 1970 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سیرالیون تشریف لائے تب آپؒ کی خدمت کرنے اور نزدیک ہو کر برکتیں حاصل کرنے کا موقع ملا۔

سوال آپ کو افریقہ میں بھی خدمت دین کا موقع ملا۔اس سلسلے میں کچھ بیان فرمائیے۔

جواب میں نے دو سال ایک سکول میں بطور ٹیچر کام کیا، پھر سات سال بوجیبُو سکول میں بطور پرنسپل کام کیا۔اس دوران تین بلڈنگز بنائیں پھر گیارہ سال احمدیہ سکول بو میں بطور پرنسپل خدمت کی۔

سوال المنار کے قارئین کے لئے کوئی مختصر پیغام..؟

جواب احمدیت اور خلافت کی برکات ہی ہمارا سب سے قیمتی سرمایا ہے۔

محترم بشیر احمد اختر صاحب آپکا بہت شکریہ۔

> شعور عشق کی تکمیل ہو چکی شاید
> نہ بھولتا ہے کوئی اب نہ یاد آتا ہے
>
> (فراق گورکھپوری)

مختصر خبریں

- مجلس عاملہ کی ماہانہ میٹنگ اپریل کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوئی۔محترم حسن خان صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔محترم صدر صاحب نے تمام ممبران سے ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ سنی۔
- مجلس عاملہ کی میٹنگ میں سیکریٹری فنانس محترم اظہر منان صاحب نے بتایا کہ الحمدللہ تین ہزار پاؤنڈ مستحق طلبا کی مدد کے لئے جمع ہو گئے ہیں۔
- محترم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے بتایا کہ مجلس عاملہ و نائبین کی ڈائریکٹری مکمل ہوگئی ہے۔
- مکرم عبدالقادر طاہر صاحب سیکریٹری ایسوسی ایٹ ممبران نے تجویز دی کہ امسال استنبول ترکی کا تفریحی دورہ کرنا چاہئے۔
- مکرم صدر صاحب نے رانا رزاق صاحب جنرل سیکریٹری کو کہا کہ وہ ایسوسی ایٹ ممبران اور وقف عارضی کے شعبے میں مدد کریں۔
- صدر صاحب نے کہا کہ اس ماہ کے المنار کے لئے محترم سردار حمید احمد صاحب، محترم میجر خلیل احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر باری ملک صاحب کا انٹرویو شامل کیا جائے۔

اس شمارے میں قلمی معاونت

رانا عبدالرزاق خان۔عطاءالقادر طاہر۔سید حسن خان۔آصف علی پرویز

پروف ریڈنگ

عبدالمنان اظہر۔میر شفیق احمد۔عبدالقدیر کوکب۔بشیر احمد اختر

مینیجر

سید نصیر احمد

ترتیب و تزئین

خورشید احمد خادمؔ

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا اجلاس

(منعقدہ بیت السبحان-کرائیڈن)

بیت السبحان کرائیڈن میں ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو.کے، کے کرائیڈن اور اسکے قریبی ممبران کا ایک اجلاس ہوا۔ جنرل سیکریٹری محترم رانا رزاق صاحب نے مکرم عبدالقدیر کوکب صاحب سے تلاوت جبکہ مکرم وسیم باری صاحب سے نظم کے لئے درخواست کی۔

ساؤتھ ریجن کے صدر مکرم احمد شریف رندھاوا صاحب نے ممبران کو خوش آمدید کہا۔ تمام ممبران نے اپنا اپنا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر عبدالقدیر کوکب صاحب نے اور قریشی... صاحب نے اپنی نظمیں بھی پیش کیں۔ محمد احمد صاحب نے ایک دلچسپ واقعہ سنا کے محفل کو کشت زعفران بنا دیا۔ مکرم نصیر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ مختصر طور پر مکرم مبارک صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن نے ممبران کو اپنے فرائض نبھانے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ مکرم اظہر منان صاحب نے برکینا فاسو کالج کی تعمیر کی تازہ ترین صورتحال سے سب کو آگاہ کیا۔ اس تقریب کی چند تصاویر پیش ہیں:

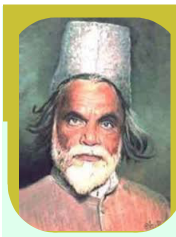

غزل..جگر مراد آبادی

دل میں کسی کے راہ کیے جا رہا ہوں میں
کتنا حسِیں گُناہ کیے جا رہا ہوں میں

دُنیائے دِل تباہ کیے جارہا ہوں میں
صرفِ نگاہ و آہ کیے جارہا ہوں میں

فردِ عمل سیاہ کیے جا رہا ہوں میں
رحمت کو بے پناہ کیے جارہا ہوں میں

ایسی بھی اِک نِگاہ کیے جارہا ہوں میں
ذرّوں کو مہر و ماہ کیے جا رہا ہوں میں

مجھ سے لگے ہیں عشق کی عظمت کو چار چاند
خود حُسن کو گواہ کیے جارہا ہوں میں

دفتر ہے ایک معنیِ بے لفظ و صوت کا
سادہ سی جو نگاہ کے جا رہا ہوں میں

آگے قدم بڑھائیں، جنھیں سُوجھتا نہیں
روشن چراغ کیے جا رہا ہوں میں

معصومیٔ جمال کو بھی جن پہ رشک ہے
ایسے بھی کُچھ گناہ کیے جا رہا ہوں میں

تنقیدِ حُسن مصلحتِ خاصِ عشق ہے
یہ جُرم گاہ گاہ کیے جا رہا ہوں میں

اُٹھتی نہیں ہے آنکھ مگر اُس کے رُوبرُو
نا دیدہ اک نگاہ کیے جا رہا ہوں میں

گُلشن پرست ہُوں مجھے گُل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نِباہ کیے جارہا ہوں میں

یُوں زندگی گُزار رہا ہُوں ترے بغیر
جیسے کوئی گُناہ کیے جارہا ہوں میں

مجھ سے جگر، ہُوا ہے ادا جستجُو کا حق
ہر ذرّے کو، گواہ کیے جارہا ہوں میں

اے کاش کہ ایسا ہو..مہدی علی قمر شہید

اے کاش کہ ایسا ہو
اس شامِ جدائی میں
کھویا ہوا اک لمحہ
چپکے سے پلٹ آئے
بے جان سی پلکوں پہ
ٹھہرا ہوا اک آنسو
اس درد کی سُولی سے
پل بھر کو اُتر آئے
پھیلے ہوئے دامن میں
دے جائے سخی کوئی
خیرات محبت کی
اے کاش کہ ایسا ہو
اس شامِ جدائی میں
پل بھر کو سہی لیکن
اس دل میں اتر آئے
اے کاش کہ ایسا ہو!
اے کاش کہ ایسا ہو!!

سلیقے سے ہواؤں میں
وہ خوشبو گھول سکتے ہیں
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں
جو اُردُو بول سکتے ہیں..!